بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ... عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ — فون نمبر ۴۹

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷	۸ ظہور ۱۳۴۲ ہش ۲۷ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ ۱۸ اگست ۱۹۶۳ء	نمبر ۱۹۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۷ اگست بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب التزام کے ساتھ دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نماز اور استغفار دل کی غفلت اور سستی کا علاج ہیں

ذوق وشوق اور معرفت کی نعمت ہمیشہ دکھ پانے کے بعد حاصل ہوتی ہے

"نماز اور استغفار دل کی غفلت کے عمدہ علاج ہیں۔ نماز میں دعا کرنی چاہیئے کہ اے اللہ مجھ میں اور میرے گناہوں میں دوری ڈال۔ صدق سے انسان دعا کرتا رہے تو یہ یقینی بات ہے کہ کسی وقت منظور ہو جائے۔ جلدی کرنی اچھی نہیں ہوتی۔ زمیندار ایک کھیت بوتا ہے تو اسی وقت نہیں کاٹ لیتا۔ بے صبری کرنے والا بے نصیب ہوتا ہے۔ نیک انسان کی یہ علامت ہے کہ وہ بے صبری نہیں کرتا۔ بے صبری کرنے والے بڑے بڑے بے نصیب دیکھے گئے ہیں۔ اگر ایک انسان کنواں کھودے اور بیس ہاتھ کھودے اور ایک ہاتھ رہ جائے تو اس وقت بے صبری سے چھوڑ دے تو اپنی ساری محنت کو برباد کرتا ہے۔ اور اگر صبر سے ایک ہاتھ اور بھی کھودے تو گوہر مقصود پالے۔ یہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ ذوق اور شوق اور معرفت کی نعمت ہمیشہ دکھ کے بعد دیا کرتا ہے۔ اگر ہر ایک نعمت آسانی سے مل جائے تو اس کی قدر نہیں ہوا کرتی۔ سعدی نے کیا عمدہ کہا ہے ؎

گر نباشد بدوست راہ بردن ؏ شرط عشق است در طلب مردن"

(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۲۱۵)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۱۶ اگست حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے گزشتہ رات بڑی بے چینی میں گزاری اور آپ اکثر حصہ جاگتے رہے۔ ٹانگوں میں بڑی کمزوری ہے اور گھبراہٹ بھی بہت ہے۔ حکیم محمد نبی صاحب کا علاج جاری ہے

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

— اخبار احمدیہ —

— ربوہ ۱۷ اگست۔ کل یہاں نماز جمعہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کی مبارک تحریک دعا کی اہمیت ... [illegible]

مبارک تحریک دعا چالیس دن جاری رہے گی

از یکم اگست تا ۹ ستمبر ۱۹۶۳ء

— محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ —

غلبۂ اسلام کے لئے خاص دعاؤں اور کم از کم تین صد بار روزانہ درود پڑھنے اور نماز تہجد ادا کرنے کی جو تحریک پچھلے دنوں میں نے ایک ماہ یعنی یکم اگست سے ۳۱ اگست تک کے لئے کی تھی۔ اس کے تعلق میں بہت سے دوستوں نے یہ مشورہ دیا ہے کہ اس تحریک کو یکم اگست سے ۹ ستمبر تک چالیس دن جاری رکھا جائے۔ احباب کے اس مشورہ کے احترام میں میں اس نوٹ کے ذریعہ یہ اعلان کرتا ہوں کہ اب انشاء اللہ تعالیٰ تہجد۔ دعاؤں اور درود کا یہ سلسلہ چالیس دن تک جاری رہے گا۔

امید ہے کہ دوست ان ایام میں خاص توجہ اور انہماک اور گریہ وزاری کے ساتھ دعاؤں میں مشغول رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان عاجزانہ دعاؤں کو قبول فرمائے۔ جلد تر غلبۂ اسلام کے ایام ہمیں دکھائے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو صحت عاجلہ و کاملہ عطا فرمائے آمین

مرزا ناصر احمد صدر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

مشرق بعید کے ممالک کا نہایت کامیاب دورہ کرنے کے بعد

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ربوہ واپس تشریف لے آئے

اہل ربوہ کی طرف سے پرتپاک خیر مقدم

ربوہ ۱۷ اگست کل مورخہ ۱۶ اگست ۱۹۶۳ء کی شب کو محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب انڈونیشیا اور مشرق بعید کے دیگر ممالک کا نہایت کامیاب دورہ کرنے کے بعد بخیریت واپس ربوہ تشریف لے آئے الحمد للہ۔

محترم صاحبزادہ صاحب ۱۱ جولائی ۱۹۶۳ء کو اس دورہ کے لئے ربوہ سے روانہ ہوئے تھے ۵ جولائی کو بذریعہ ہوائی جہاز کراچی سے آپ نے دورہ کا آغاز فرمایا تھا۔ کم و بیش ایک ماہ کے تبلیغی سفر کے بعد آپ ۱۴ اگست کو بنکاک سے کراچی واپس پہنچے اور وہاں سے ۱۶ اگست کو بذریعہ تیز گام لاہور تشریف لائے۔ چند گھنٹے لاہور قیام فرما کر شام کو آٹھ بجکر ... منٹ پر بذریعہ کار ربوہ پہنچے۔ آپ کے استقبال کے لئے کثرت کے ساتھ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سڑک پر موجود تھے۔ تحریک جدید کے وکلاء صدر انجمن احمدیہ کے ناظر صاحبان صحابہ کرام (باقی صفحہ ...)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ اگست ۶۳ء

ایک مسلمان کو کسی حالت میں مایوس نہیں ہونا چاہیئے

ہفت روزہ "المنیر" لائل پور نے ایک بصیرت افروز مقالہ "عالمی سیاست کے حیرت انگیز تغیرات اور پاکستان" کے زیر عنوان اپنی اشاعت ۶۲-۸-۱۰ میں سپرد قلم کیا ہے۔ فاضل مدیر نے شاید ماسکو سمجھوتہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تحریر کیا ہے:۔

"کیا ایک بار دنیا پھر سے یہ دیکھ کر حیران رہ جائے گی کہ امریکہ، برطانیہ، فرانس — اور ان سب کا بد ترین دشمن روس باہم متحد ہیں اور ان سب کا ہدف مشرق بعید بھی، مشرق قریب بھی اور مشرق وسطیٰ بھی؟ — یہ سوال ہے جس پر اس وقت ان لوگوں کو سوچنا چاہیئے جو کسی بھی سیاسی مکتب فکر سے تعلق رکھتے ہیں۔"

(المنیر ۱۰ اگست ۶۳ء صـ اول)

پھر لکھتے ہیں:۔

"لیکن یہ تو قصہ ہے چند روز پہلے کا اور توقع یہی ہے کہ مستقبل قریب میں یہ تصویر اور زیادہ واضح ہو جائے گی مگر آج اور کل جو کچھ سرزمین روس میں ہوا ہے وہ اس سے بھی زیادہ نتیجہ خیز اور اہم ہے۔ سیاست کے بارے میں جس کسی نے کہا درست ہی کہا کہ اس دنیا (سیاست) میں ناممکن کا لفظ کبھی بار نہیں پاتا، یہاں ہر چیز ممکن ہے، ہر انہونی واقعہ کا روپ دھار سکتی ہے، ایسا ہی ہوا کہ امریکہ، برطانیہ اور روس کے مابین کل یہ معاہدہ طے پا گیا کہ اب ایٹمی دھماکے زمین کے اوپر نہیں ہوں گے اور اسی کے ساتھ یہ بھی سن لیجئے کہ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ادریل ہری مین نے امریکی پارلیمنٹ کی ایک سیاسی کمیٹی کے سامنے ماسکو میں امتناع تجربات کانفرنس کے سلسلے میں شہادت دیتے ہوئے یہ انکشاف بھی کیا کہ "مجھے یہ اندازہ ہوا ہے کہ مسٹر خروشیف (روسی وزیر اعظم) جلد از جلد برطانیہ اور امریکہ سے جنگ نہ کرنے کے معاہدے پر دستخط کرنے کے خواہشمند ہیں اور چاہتے تھے کہ جزوی امتناع تجربات معاہدہ کے ساتھ ہی جنگ نہ کرنے کا معاہدہ بھی ہو جائے۔ اس پر امریکی اور برطانوی وفد نے جواب دیا تھا کہ اس سلسلے میں ان کے پاس اختیارات نہیں ہیں اور مغربی ممالک کو اپنے اتحادیوں سے مشورہ کرنا ہوگا۔"

(ایضاً)

اس کے بعد فاضل مدیر نے اس مقالہ میں برطانیہ۔ امریکہ۔ روس وغیرہ کا بھارت کی مدد کے لئے کھڑا ہونا بیان کیا ہے اور لکھتا ہے:۔

دنیا کے ان تغیر پذیر حالات کا خلاصہ پاکستان کے نقطہ نظر سے یہ ہوا کہ

- اس وقت پاکستان کا سب سے بڑا دشمن بھارت ہے۔
- بھارت، امریکہ، روس، برطانیہ سبھی کا سب سے بڑا فوجی اڈہ ہے۔
- یہ اڈہ درحقیقت چین کی ابھرتی ہوئی طاقت کے خلاف ایک مضبوط جارحانہ محاذ ہے۔
- جونہی امریکہ، برطانیہ اور روس چین کے خلاف بھارت کے ذریعہ جنگ جاری کریں گے اور پاکستان اس میں تعاون نہیں کرے گا اور انہیں پاکستان سے بعض اندیشے بھی لاحق ہوں گے تو اس جنگ کا سب سے پہلا ہدف پاکستان ہوگا تاکہ یہ ممالک اس پریشانی سے نجات حاصل کر کے اصل کام شروع کریں۔

اس مرحلے میں پاکستان کو صرف چین سے مدد ملنے کا امکان ہوگا — لیکن

الف:۔ چین ان تمام قوتوں کا اصل ہدف ہوگا۔ وہ کتنی کچھ مدد پاکستان کی کر سکے گا؟ اہل نظر کو اس پر غور و فکر کرنا ہوگا۔

ب:۔ چین اور پاکستان میں جو بھی قریبی رشتہ اب قائم ہوا ہے" وہ ہنوز ابتدائی مرحلے میں ہے اور یہ بات سبھی جانتے ہیں کہ پاکستان اور چین دونوں ایک دوسرے کے شدید حریف نظریات — اسلام اور کمیونزم — کے علمبردار ہیں، الاہیں بنیادی طور پر تو رشتہ تصادم ہے، توافق ایک عارضی حادثہ ہے اور ناپائیدار۔ ان حالات میں سوچئے کیا ہمارا مستقبل سیاسی اعتبار سے بے حد خطرناک نہیں؟"

(ایضاً)

پھر فاضل مدیر المنبر مایوسی کے عالم میں پکار اٹھتا ہے:۔

"اس خطرے کا سدّباب دو باتیں ہو سکتی تھیں، ہماری قوم کا بنیان مرصوص ہونا اور خدا تعالیٰ کی نصرت و تائید — قوم جس انتشار و افتراق کا شکار ہے وہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں، پوری قوم باہم متصادم ہے اور اس کا رشتہ اتحاد ٹوٹ چکا ہے — رہی خدائے ذوالجلال کی مدد تو — جس خدا کے قوانین کو ہم صبح و شام علانیہ اور ہر لمحہ پامال کر رہے ہیں کیا وہ ہماری مدد کے لئے اپنے فرشتوں کو بھیجے گا؟

سوچئے اگر سوچنے کی صلاحیت باقی ہو۔"

(ایضاً)

جن خطرات کی طرف مدیر محترم نے توجہ دلائی ہے خیالی نہیں ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت عالمی سیاست کا جو عالم ہے اس سے ایک حساس مسلمان یہی نتیجہ نکال سکتا ہے جو فاضل مدیر المنبر نے نکالا ہے اور یقیناً اسی مایوسی کا اظہار کرے گا جس کا اظہار اس نے کیا ہے مگر سوال یہ ہے کہ کیا اس سے اسلام دنیا سے مٹ جائے گا؟ ہمارا جواب یہ ہے کہ نہیں ہرگز نہیں۔ باقی رہے مسلمان تو یقیناً اگر وہ حقیقی مسلمان نہ بنے تو قدرت ان کی بالکل پرواہ نہیں کرے گی کیونکہ حقیقی مسلمان کے متعلق تو اسلام یہی سکھاتا ہے کہ وہ کبھی فنا نہیں ہو سکتا خواہ کتنے ابتلاء اس پر کیوں نہ آئیں وہی آخر میں کامیاب ہو کر نکلتا ہے۔ اسلئے ہمارا اپنا تو یہی خیال ہے کہ ایک مسلمان کو مایوس ہونے کی ضرورت نہیں۔ ہم پوچھتے ہیں کہ ؎

مسلماں ہے تو پریشاں کیوں ہے؟
پریشاں ہے تو مسلماں کیوں ہے؟

فاضل مدیر المنبر نے فرمایا ہے کہ نہ تو مسلمانوں میں

۱۔ اتحاد ہے
۲۔ اور نہ ان میں مسلمانی باقی ہے۔

یہ درست ہے مگر ہم فاضل مدیر کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ اسلام نہ تو آج مسلمان کہلانیوالوں کا ہے اور نہ یہ کبھی کسی قوم کی قوت پر بھروسہ کرتا رہا ہے بلکہ حقیقت یہی ہے کہ اسلام اللہ تعالیٰ کا ہے اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ زندہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث کیا تھا اور اللہ تعالیٰ ہی نے قرآن کریم آپ پر نازل کیا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی نے صحابہ کرامؓ کی جماعت پیدا کی تھی اور پھر اللہ تعالیٰ ہی نے کفار کے نرغہ سے ان کو نجات دیکر تمام دنیا کا آقا بنا دیا تھا۔

ذرا ان بےبسی کے دنوں کا تصور کیجئے جب سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ تن تنہا ابوجہل ابولہب وغیرہم کے نرغہ میں آئے ہوئے تھے اور آپ جس طرف بھی رخ کرتے تھے یہ لوگ ہر وقت آپ کے پیچھے پیچھے لگے رہتے تھے۔ صرف چند لرزاں اور ترساں جانیں جن میں زیادہ تر غلام تھے آپ کے ساتھ تھیں ایسے عالم میں کون کہہ سکتا تھا کہ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کامیاب ہوگا کیا اس سے بھی بڑھ کر مایوسی کا کوئی عالم ہو سکتا تھا۔

المنبر کے مدیر محترم بے شک مایوس ہیں۔ دنیا کے حالات ہی ایسے ہیں۔ انہیں ایسی حالت میں مایوس ہی ہونا چاہیئے۔ کیونکہ نہ تو پاکستان کے مسلمانوں میں ان کو اتحاد نظر آتا ہے اور نہ ان کے اعمال ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مدد کے لئے ہاتھ بڑھائے۔

فاضل مدیر المنبر اگر معاف کریں تو ہم ان کی خدمت میں ایک بات عرض کرنا چاہتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ آج سے پچپن سال پہلے ایک شخص ہمارے درمیان سے اٹھا تھا اور اس نے صریح لفظوں میں یہ پیشگوئی کی تھی کہ

"میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔"

"وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازہ پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ . . . یہ اس لئے کہ نوع انسان نے خدا کی پرستش چھوڑ دی اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر گر گئے ہیں۔"

(حقیقۃ الوحی)

یہ پیشگوئی ساری دنیا پر حاوی ہے۔ اس لئے صرف پاکستان کے لئے ڈرنے کی بات نہیں ہے اگر دنیا میں ایسے حالات پیدا ہو رہے ہیں کہ دنیا پھر جنگ پر اتر آئے گی تو یقیناً اس جنگ میں ساری دنیا لپیٹ میں آجائے گی۔ باقی رہا یہ امر کہ دونوں متحارب

(باقی صـ پر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

آئیوری کوسٹ (مغربی افریقہ) میں تبلیغ اسلام

- عید الاضحی کی تقریب ۔ ہفتہ وار تبلیغی اجلاس ۔ تعلیمی ادارے ۔ انفرادی تبلیغ
- لٹریچر کی تقسیم ۔ زائرین کی آمد ۔ آنحضرتؐ کی توہین کرنے پر ایک اخبار کے خلاف احتجاج
- تعلیم قرآن ۔ خطبات جمعہ ۔ ۲۴ افراد کا قبول اسلام

سہ ماہی رپورٹ

مکرم قریشی مقبول احمد صاحب مبلغ اسلام مقیم آئیوری کوسٹ بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

عید الاضحی

آئیوری کوسٹ میں ۴ مئی ۱۹۶۳ء کو عید الاضحی کی تقریب منائی گئی۔ احمدی احباب نے بھی اس دن صبح نو بجے آجارے میں عید الاضحی کی نماز پڑھی۔ جس کے بعد خاکسار نے عید الاضحی کا مقصد بیان کیا اور بتلایا کہ یہ عید حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی کی یاد میں منائی جاتی ہے جبکہ اللہ تعالےٰ کے حکم کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہوئے باپ نے قربانی دینا چاہی اور بیٹے نے بھی رضامندی کا اظہار کیا مگر اللہ تعالےٰ نے نہ صرف یہ کہ ان کو ہی زندہ رہنے دیا بلکہ ان کی وفات کے بعد ابدالآباد تک ذبح عظیم کی یاد قائم کی اور اس طرح ہمیں سبق دیا کہ اگر ہم اس کی راہ میں قربان ہونے کو تیار ہو جائیں تو وہ ہمیں روحانی زندگی عطا فرمائے گا۔ نیز بیان کیا کہ جانوروں کی قربانی دینے میں اصل مقصد یہ ہے کہ ہم اللہ تعالےٰ کے آگے اقرار کریں کہ ہم بھی ان جانوروں کی طرح اس کی راہ میں قربان ہونے کو تیار رہیں۔ اگر یہ روح ہمارے اندر موجزن نہ ہو تو اس ظاہری قربانی کا کوئی فائدہ نہیں الحمد للہ کہ یہ تقریب بخیر و خوبی سرانجام پائی۔

ہفتہ وار تبلیغی اجلاس

ہر ہفتہ اتوار کے دن تبلیغی اجلاس منعقد کرنے کا اہتمام کیا جاتا رہا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ اجلاس بہت مفید رہے۔ جہاں ان سے اپنے احباب کی تربیت کا موقعہ ملتا ہے اور ان کے سوالات کے جوابات دے کر ان کے شکوک کا ازالہ بھی کیا جاتا ہے۔ نیز واضح کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے نازل ہونے والے فیوض و برکات، دعاؤں کی قبولیت رویا صالحہ و الہامات و خوشخبریاں صرف ماضی کے قصے ہی نہیں بلکہ حال بھی اس پر گواہ ہے۔ اور اس شجرہ طیبہ کے پھل دائمی اور ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ اگر یہ شجرہ خشک ہو جائے تو پھر یہ متلاشیان حق تو زندہ ہی اس دنیا میں مر جائیں۔ اسلام میں یہ پھل تتنزل علیھم الملائکۃ کے رنگ میں ہمیشہ برگزیدہ بندوں اور مخلصوں کو ملتا رہتا ہے۔ جو اس کے زندہ مذہب ہونے پر دال ہے

تعلیمی ادارے

مقامی مدارس میں بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے طلبہ کی راہ نمائی کرنے کی توفیق ملتی رہی۔ مسلم نوجوان طلبہ کی ایسوسی ایشن قائم کی جا رہی ہے جس کے اجلاس میں طلباء کو ضروری مشورہ جات دیئے گئے۔ نیز ہستی باری تعالےٰ پر بھی خطاب کرنے کا موقعہ ملا۔ اور بعد میں سوالات کے جوابات دیئے گئے۔

انفرادی تبلیغ

آبی جان شہر کے مختلف محلہ جات میں جاکر انفرادی طور پر احباب سے ملاقات کر کے تبلیغ کی جاتی رہی۔ انفرادی تبلیغ کے دوران زیادہ تر جن مسائل سے دوچار ہونا پڑتا ہے ان میں سے خصوصاً حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات طبعی کا مسئلہ ہے۔ جیسا کہ مسلمانوں میں دیر سے یہ عقیدہ چلا آرہا ہے کہ آپ آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ یہاں بھی انہیں عموماً زندہ ہی خیال کیا جاتا ہے۔ لیکن جب قرآن مجید کی محکم آیات اور واضح ارشادات سے ان کو بتلایا جاتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے قبل سب رسل اور انبیاء وفات پا چکے ہیں تو ان کو حیرت ہوتی ہے۔ تاہم قرآنی آیات کی وجہ سے انہیں قائل ہونا پڑتا ہے کہ ان کا خیال درست نہیں ہے۔

اسی طرح مسئلہ ارسال یدین ہے۔ یہاں عموماً نمازیں ہاتھ سینہ پر رکھ کر نہیں پڑھتے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کے تابع ہیں۔ لیکن جب انہیں مؤطا امام مالک سے بھی دکھلایا جاتا ہے کہ آپ نے بھی اپنی حدیث کی کتاب میں یہ حدیث بیان کر کے اپنا مسلک واضح کیا ہے۔ تو اس سے بھی ان کو مزید حیرانی ہوتی ہے۔ اور اس بارہ میں ہماری تائید حدیث بخاری۔ حدیث مسلم بھی کرتی ہیں۔ کہ دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر پڑھنا ہی اصل سنت ہے۔ اسی طرح عموماً نسخ فی القرآن بھی تسلیم کیا جاتا ہے۔ کہ بعض آیات ناسخہ اور بعض منسوخہ ہیں، حالانکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اگر یہ قرآن مجید کسی اور کی طرف سے نازل ہوتا۔ تو پھر تناسخ و اختلاف کا امکان تھا۔ لیکن چونکہ یہ ایک علیم ہستی کی طرف سے نازل ہوا ہے، اس لئے اس میں اختلاف نہیں اور ما ننسخ من آیۃ والی آیت کا مطلب گزشتہ انبیاء کی کتب و آیات کا نسخ ہے نہ کہ قرآن مجید کی آیات کا۔ غرض اگر کسی کو تضاد نظر آتا ہے تو بوجہ کم فہمی اور عدم علم کے ورنہ اصل میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ غرض اس قسم کے شکوک کا ازالہ کیا جاتا ہے۔ نیز دلچسپی لینے والے احباب کو مناسب لٹریچر بھی دیا جاتا ہے

لٹریچر کی تقسیم

اس سے قبل وکالت تبشیر کی طرف سے ارسال کردہ لٹریچر عربی و انگریزی اور فرنچ زبان میں بے تقسیم کیا جاتا ہے اور اب بھی کیا جا رہا ہے۔ اب مرکز کی اعانت سے ڈپلی کیٹر بھی خریدا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے ضروری اشتہارات کی طباعت آسان ہو گئی ہے چنانچہ چار اشتہارات سائیکلوسٹائل کئے گئے پہلے میں بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام اور جماعت کے تعارف کے علاوہ اپنے عقائد مختصر طور پر بھی بیان کر دیئے گئے ہیں۔ اور دوسرے اشتہار میں وفات مسیح و نزول مسیح و آمد مسیح ثانی کے موضوع پر قرآن مجید کی آیات سے روشنی ڈالی گئی ہے تیسرے اشتہار میں انہی امور پر عربی زبان میں روشنی ڈالی گئی ہے اور چوتھا اشتہار "اسلام امن دہندہ مذہب ہے" کے موضوع پر ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کیونکہ عموماً عیسائی صاحبان اسلام کو تلوار کا مذہب بتلا کر پیش کرتے ہیں۔ اس لئے اس کی بھی ضرورت تھی کہ بتلایا جائے۔ کہ اسلام۔ کا نام اور اسلام کی تعلیم امن کا پیغام دیتی ہے۔ یہ چار رول اشتہارات سینکڑوں دوستوں میں تقسیم کئے گئے۔ اللہ تعالےٰ متلاشیان حق کیلئے ان کتب و اشتہارات کو ہدایت کا موجب بنائے۔

زائرین کی آمد

انفرادی ملاقاتوں اور لٹریچر کے نتیجہ میں مختلف احباب مزید استفسارات کے لئے مشن ہاؤس آتے رہے۔ چنانچہ ان کے سوالات کے مناسب جوابات دیئے جاتے رہے۔ اور مناسب پیغام پہنچایا جاتا رہا نیز اپنی جماعت کی مساعی جمیلہ سے مطلع کیا گیا کہ کس طرح وہ جانی اور مالی طور پر اسلام کی خدمت بجا لا رہی ہے۔ اور اکناف عالم میں مشن قائم ہیں۔ جہاں نہ صرف مبلغین ہی بھیجے جاتے ہیں۔ بلکہ مساجد کی تعمیر مدارس کا قیام بعض مقامات پر ہسپتال کھول کر دینی اور دنیوی خدمت خلق کی جا رہی ہے۔ اور کنتم خیر امۃ اخرجت للناس کو عملی طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ زائرین احباب میں مختلف قومیتوں کے لوگ آتے رہے۔ جن میں خصوصاً مالی۔ سینیگال۔ جوت وولٹا اور ٹوگو کے دوست شامل ہیں۔ جن میں بعض عربی دان مسلم دوست اور بعض عیسائی اور بعض مشرک شامل ہیں۔

احتجاج

ایک مقامی اخبار Le Journal میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں تحریر کیا تھا۔ آپ نعوذ باللہ چاہتے ہیں کہ لوگ جہالت اور مصائب میں گرفتار رہیں۔ اسے احتجاجی خط لکھا گیا۔ کہ یہ درست نہیں ہے۔ قرآن مجید اور آپ کی تعلیم تو سراسر رحمۃ للعالمین ہے۔ قرآن مجید رب زدنی علما کی دعا سکھاتا ہے۔ وہ جہالت کیسے برداشت کر سکتا ہے۔ اور اگر ان کی تعلیم پر عمل کیا جائے تو مسلمان عروج کے اعلیٰ مدارج حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ عدم تعمیل احکام اسلام ہے۔ کہ جس کی وجہ سے مسلمانوں پر ادبار آیا اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تو ایسا لائحہ عمل لائے تھے۔ جو ہمیشہ کے لئے مسلمانوں کو فلاح بخشتا تھا۔

تعلیم قرآن

بعض دوست جن میں احمدی بھی ہیں۔

اور بعض غیر احمدی دوست بھی جو قرآن مجید ناظرہ اور ابتدائی عربی پڑھنا سیکھنے کے لئے باقاعدہ مسجد نماز عشا آتے رہے۔ ان کو ہفتہ میں پانچ دن پڑھایا جاتا رہا۔ اللہ تعالیٰ انہیں پڑھنے اور پھر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔

خطبات جمعہ

جمعہ کی نماز کے لئے دوست مشن ہاؤس آتے رہے۔ خطبات جمعہ میں مختلف تربیتی مضامین بیان کئے جاتے رہے اور دوستوں کو اسلامی تعلیم پر عمل کرنے اور عمدہ نمونہ پیش کرنے کی تلقین کی جاتی رہی۔

پڑوسی ملک مالی

مالی ملک میں بھی تبلیغ کا کام جاری رہا مقامی مبلغ الحاج محمد غزالی جماعتوں کا دورہ کرکے احباب کی تربیت بھی کرتے رہے۔ اور دوسرے احباب تک پیغام احمدیت بھی پہنچاتے رہے۔

بیعت

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے زیر رپورٹ تین ماہ میں ملک مالی اور آئیوری کوسٹ میں بیعت کرکے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کی سعادت ۴۲ احباب کو میسر آئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان احباب کو نور اسلام سے حقیقی طور پر منور فرماوے اور برکات و فیوض سے نوازے اور ان کے ذریعہ سے آگے مزید احمدیت کی سچائی دوسروں پر ظاہر ہو اور اس طرح نہ صرف خود یہ اس کے فضلوں کے وارث ہوں بلکہ دوسروں کو بھی اس چشمہ سے سیراب کرنے والے ہوں۔ آمین +

لیڈر

بقیہ صفحہ ۲

بلاک متحد ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں اور بھارت وغیرہ بھی انہی کے ساتھ ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ اس طرح نعوذ باللہ پاکستان کی خیر نہیں تو یہ بھی محض ایک وہم سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا کیونکہ خواہ یہ اقوام کتنی بھی بظاہر متحد ہو جائیں ان کی باہمی رقابت کبھی ختم نہیں ہو سکتی۔ نظریاتی اختلافات و تضاد سے گزر کر اگر دیکھا جائے تو روس اور امریکہ دونوں اپنا زیادہ سے زیادہ اثر دنیا پر بڑھانا چاہتے ہیں اس لئے ان کا کسی نہ کسی وقت باہم متصادم ہونا ناگزیر ہے۔ باقی یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ اب دنیا پیچھے کی طرف نہیں جا سکتی۔ روس یورپ اور امریکہ مل کر بھی ساری دنیا کو متضاد نہیں بنا سکتے۔ بلکہ یہ ممکن ہے کہ دنیا ایک ایسے عالم کی طرف بڑھ رہی ہو کہ تمام ممالک میں ایسے سمجھوتے پائیدار بنیادوں پر قائم ہو جائیں کہ نیشنلزم اور شہنشاہیت ہمیشہ کے لئے دفن ہو جائے۔ اور دنیا پر ایسی امن کی فضا طاری ہو جائے جس سے اسلام کو اقوام میں پھیلنے کا موقع حاصل ہو۔ اس لئے جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جہاں تک اسلام کا تعلق ہے مایوس نہیں ہے۔ اور ایمان رکھتی ہے کہ ایک ہی پاکستان کیا ساری دنیا ہی پاکستان بن جائے گی۔ آج شاید یہ بات خیالی معلوم ہوتی ہو مگر یہ اتنی خیالی نہیں ہے جتنی کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے اوائل زمانہ میں معلوم ہوتی تھی +

ناظمین اضلاع و علاقہ جات مجالس ہائے انصار اللہ

توجہ فرمائیں

جملہ ناظمین کی خدمت میں متعلقہ مجالس کی پوزیشن بھجوائی جا چکی ہے امید ہے اس جائزہ کی روشنی میں سست مجالس کو بیدار کرنے کے لئے انہوں نے ایک معین پروگرام تیار کر لیا ہو گا تاکہ سالِ رواں مالی لحاظ سے غیر معمولی کامیاب ثابت ہو کر سنگ میل کی حیثیت اختیار کر جائے۔

(نائب قائد مال)

سوالات کے جوابات

محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری

ایک شیعہ عالم نے احمدیت کی تحقیقات کے سلسلہ میں گیارہ سوالات جوابات کے لئے بھجوائے ہیں جنہیں افادۂ عام کے لئے الفضل میں شائع کیا جا رہا ہے۔

(۳)

سوال نمبر ۹:- کیا یہ حقیقت نہیں کہ طاعون سے احمدی حضرات جو کہ خیر خواہ تھے اور فرمانبردار تھے اور احمدیت کے اصولوں پر عمل کرتے تھے وہ مرے یا نہیں؟

الجواب:- اس بارہ میں الہام الٰہی اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِکَ لَھُمُ الْاَمْنُ نازل ہوا تھا یعنی جو لوگ ایمان لائے اور ان کے ایمان میں کسی ظلم (بے اعتدالی) کی ملونی نہیں انہیں کے لئے (طاعون سے) امن ہے۔ پس جس احمدی نے طاعون سے وفات پائی بموجب الہام ہذا اس سے ضرور کسی بے اعتدالی کا ارتکاب ہوا ہو گا۔ ہاں ایسے لوگوں کے متعلق امید کی جاتی ہے کہ ان کی طاعون سے موت ان کے گناہوں کے لئے کفارہ ہو۔

سوال نمبر ۱۰:- کیا احمدیہ فرقہ مجددوں کے اقوال اپنے اوپر حجت قرار دیتا ہے یا نہیں نیز پورے چودہ مجددوں کے نام بالترتیب لکھیں۔

الجواب:- میرے نزدیک اللہ اور رسول کے قول کے بعد کسی اور شخص کا قول حجت مطلقہ نہیں۔ محض اضافی حجت ہو سکتا ہے۔ یعنی وہ اللہ رسول کے قول سے مطابقت کی شرط کے ساتھ حجت ہو گا۔ علاوہ ازیں امام الزمان کے بالمقابل پہلے آئمہ کا قول حجت نہیں ہو سکتا۔ زمانہ کے امام کو زمانہ کے لحاظ سے جو علم دیا جاتا ہے وہ اہل زمانہ کے لئے ضرور حجت ہونا چاہیئے۔ پس اگر کسی پہلے مجدد کا کوئی قول قرآن و حدیث یا امام الزمان کے کسی قول کے خلاف ہو تو وہ ہم پر حجت نہیں ہو گا۔

مجددین والی حدیث شیعہ سنی میں متفق علیہ ہے دونوں فرقوں میں مجددین کی تعیین میں باہم اختلاف ہو سکتا ہے اسلئے میں اگر سابق مجددین کے نام لکھوں تو ہو سکتا ہے آپ اس سے اختلاف رکھیں اس لئے میں اس الجھن میں پڑنا نہیں چاہتا۔ ہمارے لئے ضروری صرف یہ ہے کہ ہم اپنے زمانہ کے امام اور مجدد کی شناخت کریں۔

سوال نمبر ۱۱:- قرآن مجید میں آتا ہے اسمہ احمد (سورہ صف) احمدی حضرات کہتے ہیں کہ احمد سے مراد صرف مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہیں۔ کیا یہ سچ ہے۔ اگر سچ ہے تو ثابت کریں؟

الجواب:- ہم احمدی یہ ہرگز نہیں کہتے کہ اسمہ احمد کے مصداق صرف حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام ہیں بلکہ جس طرح شیعہ علماء آیت ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ کا مصداق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی سمجھتے ہیں اور مہدی معہود کو بھی اسی طرح ہم اسمہٗ احمد کا مصداق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی سمجھتے ہیں اور مسیح موعود و مہدی معہود کو بھی۔ کیونکہ مسیح موعود و مہدی معہود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز کامل ہونے کی وجہ سے بروزی طور پر دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی بعث ثانی ہے۔ پس ہمارے نزدیک اسمہٗ احمد کا کامل ظہور جو کامل جمالی شان کے اظہار کو چاہتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعث ثانی سے خاص تعلق رکھتا ہے جس طرح آیت لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ امام مہدی سے خاص تعلق رکھتی ہے +

ہمیشہ یاد رکھیئے

- احمدیت ایک روحانی جام ہے جو اللہ تعالیٰ نے موجودہ زمانہ کی پیاسی روحوں کی پیاس بجھانے کے لئے آسمان سے نازل کیا ہے۔
- الفضل کی توسیع اشاعت بھی اس روحانی جام کو لوگوں تک پہنچانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔
- اسے ہمیشہ یاد رکھیئے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

اذکروا موتٰکم بالخیر

والد بزرگوار حضرت ڈاکٹر ظفر حسن صاحب رضی اللہ عنہ

از مکرم ملک مظفر احمد صاحب گنج مغلپورہ

حضرت والد صاحب کو دوران ملازمت بلکہ اخیر عمر تک تعلیم کا بے حد شوق تھا اور ہر ملنے والے غیر احمدی سے فوراً گفتگو کا رخ تبلیغ کی طرف موڑ دیتے تھے آپ جب ملٹری ہسپتال فیروزپور میں تعین تھے تو جمعہ کی نماز باقاعدگی کے ساتھ اپنی رہائش گاہ پر پڑھا یا کرتے تھے اور ملٹری کے احمدی ملازمین دور و نزدیک سے ہمارے گھر میں ہی آیا کرتے تھے عصر کی نماز کے بعد آپ قرآن شریف کا درس مکان کے سامنے والے باغیچہ میں دیا کرتے تھے۔

اب ملازمت کو کافی عرصہ گزر گیا تھا حضرت والد صاحب اور محترمہ والدہ مرحومہ کے سامنے اب ایک اور اہم سوال پیدا ہو گیا اور وہ یہ کہ کسی طرح اپنا مکان قادیان میں بنایا جاوے تاکہ دیار حبیب میں مستقل طور پر منتقل ہو جاویں اس غرض کے لئے والدہ محترمہ نے کمال ہمت اور استقلال کا ثبوت دیا۔ جیسا کہ میں اوپر بیان کر چکا ہوں حضرت والد صاحب کا آبائی وطن دھرم کوٹ رندھاوا تھا اور ایک تین منزلہ مکان آپ نے وہاں بنوایا تھا قادیان میں مکان بننے کے بعد آپ نے اس آبائی مکان کو بھی فروخت کر دیا تاکہ خالصتاً دیار حبیب میں مقیم ہو جائیں۔ ایک دفعہ دوران ملازمت آپ رخصت پر اپنے آبائی وطن میں آئے جہاں آپ کی اس وقت رہائش تھی تو آپ کی طبیعت کچھ خراب ہو گئی ہمارے گاؤں میں ایک مولوی صاحب سید محمد حسین شاہ تھے جن کے بے شمار مرید بھی تھے اور کافی جائداد کے مالک تھے ان کو جب حضرت والد صاحب مرحوم کی علالت طبع کا علم ہوا تو عیادت کے لئے حاضر ہوئے۔ حضرت والد صاحب مجھ سے اکثر ذکر کیا کرتے تھے کہ میں (یعنی والد صاحب) نے اس موقعہ کو غنیمت خیال کیا اور شاہ صاحب سے دریافت کیا کہ آپ خدا کی قسم کھا کر بتائیں کہ حضرت مرزا صاحب اپنے دعوے میں سچے ہیں یا نہیں اور نیز فرمایا کہ اس وقت صرف میں اور خدا تعالیٰ ہی ہیں آپ سچ سچ بتائیں۔ شاہ صاحب نے نہایت ادب کے ساتھ عرض کیا۔ کہ ڈاکٹر صاحب اگر ہم آج حضرت مرزا صاحب پر ایمان لے آئیں تو ہمارا کاروبار ختم ہو جاتا ہے اور ہماری قیمت ایک پیسہ کی بھی نہیں رہے گی۔

آپ اب مستقل طور پر ہجرت کر کے قادیان میں اپنے نئے مکان میں آ چکے تھے تھوڑے عرصہ کے بعد آپ پنشن پر بھی آ گئے۔ اور آپ نے نور ہسپتال میں آنریری طور پر اپنی خدمات کو پیش کر دیا اس کے ساتھ ساتھ آپ ڈسٹرکٹ سول جج بورڈ کے ممبر بن گئے اور اس سلسلہ میں آپ نے جماعت کے متعدد افراد اور بیوہ عورتوں کے وظائف اور پنشنیں مقرر کروائیں۔ اور آپ نے اس کام کو تقسیم ملک تک نہایت ایمانداری سے نبھایا

حضرت والد صاحب نے ۱۹۰۳ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کی اور پندرہ مارچ ۱۹۲۹ء کو آپ نے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کی بعد میں اس کو ۱/۹ حصہ کر دیا گیا۔ اس وصیت کو آپ نے اپنی کمال جوانمردی سے آخر وقت تک نبھایا چندوں میں باقاعدگی آپ کا خاص شغل تھا سلسلہ کی ہر تحریک میں حصہ لیتے تھے اور پھر باقاعدگی سے اس کا حساب رکھتے چندوں میں سستی اور تساہل کبھی نہ کرتے پس سلسلہ میں اپنے لواحقین کے لئے ایک نہایت ہی قابل قدر نمونہ چھوڑا ہے

لاہور میں ۲۵ جون ۱۹۶۳ء کو آپ نے انتقال فرمایا آپ نے اپنے پیچھے ۱۱۵ بچے پوتے پوتیاں نواسے اور نواسیاں چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے آمین۔

احقر طالب دعا

ملک مظفر احمد از گنج۔ مغلپورہ۔ لاہور

ہر صاحب استطاعت احمدی

کا فرض ہے کہ "الفضل" خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ غیر از جماعت احباب کو پڑھنے کے لئے دے۔

امانت تحریک جدید کی ضرورت

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اطال اللہ بقاءہ کی جاری کردہ تحریک کے عظیم الشان نظام سے آپ بخوبی واقف ہیں اس الٰہی تحریک کے ذریعہ جہاں ایک طرف افراد جماعت میں ایمان کا پیغام اخلاص اور قربانی کا نیا جذبہ پیدا ہوا ہے وہاں دوسری طرف اکناف عالم میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچایا جا رہا ہے اور کوئی دن اب نہیں گزرتا جس میں نئے افراد اور نئی جماعتیں مختلف ممالک میں قائم نہ ہو رہی ہوں اس الٰہی تحریک کی برانچ

امانت تحریک جدید کا قیام

ہے جس کے بارے میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

"امانت فنڈ کی مضبوطی کا مطالبہ دراصل پس انداز کرنے کے لئے ہی تھا اس کی اصل غرض صرف یہ تھی کہ جماعت کی مالی حالت مضبوط ہو وہ اقتصادی لحاظ سے ترقی کرتی چلی جائے اور فضول اخراجات کو محدود کرتی جائے۔

پس میری تجویز یہ ہے کہ آدھی روٹی کھو میں رکھو تا جب نہ ملے اسے کھا سکو اسی غرض کے لئے میں نے تحریک جدید امانت فنڈ قائم کیا تھا جو شخص اس تجویز پر عمل کرتا ہے وہ فائدہ میں رہتا تھا پس کوئی شخص خواہ کتنا غریب ہو اسے چاہیئے کہ کچھ نہ کچھ ضرور جمع کرتا رہے۔ خواہ روپیہ یا دو پیسے ہی کیوں نہ ہوں"

موجودہ قواعد برائے واپسی رقم

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجازت فرمائی ہے "ہر وہ شخص جو تحریک جدید میں امانت رکھتا ہے اپنی ضرورت کے مطابق جب چاہے تحریر دے کر اپنا روپیہ واپس لے سکتا ہے اور اس روپیہ کی واپسی پر جو خرچ ہوگا وہ بھی سلسلہ کی طرف سے ہوگا۔"

امانت فنڈ پر زکوٰۃ نہیں

"تحریک جدید میں جو امانت رکھی جائے گی اس پر کوئی زکوٰۃ نہیں

(افسر امانت تحریک جدید)

ہائی برڈ مکئی کی کاشت

ہائی برڈ مکئی کی پیداوار عام مکئی سے چالیس سے ساٹھ فیصد زیادہ ہوتی ہے مگر یہ زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ زمین اچھی طرح تیار کی جائے۔ کیمیاوی کھاد مناسب مقدار میں ڈالی جائے بیج پوری مقدار میں ڈالا جائے اور چھٹے کے ناقص طریقہ سے کاشت نہ کی جائے کیونکہ چھٹے سے بیج مناسب گہرائی تک نہیں پہنچ سکتا۔ ہائی برڈ مکئی کے لئے عام مکئی کی نسبت کاشت کے وقت زیادہ نمی کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے اچھے وتر میں دو دفعہ ہل چلا کر ہر دفعہ سہاگہ کیا جائے اس کے بعد قطاروں میں کاشت کی جائے قطاروں کا درمیانی فاصلہ دو اڑھائی فٹ ہو اس طرح تر پھالے کے ذریعہ بڑی آسانی سے گوڈی ہو سکے گی۔ بونے کے لئے کپاس والی ڈرل استعمال ہو سکتی ہے کم از کم ۱۲ سیر بیج فی ایکڑ ڈالنا چاہیئے اس سے پچیس سے تیس ہزار پودے میسر ہوں گے۔ نہری علاقے میں اتنے پودے پوری پیداوار حاصل کرنے کے لئے ضروری سمجھے جاتے ہیں۔

(ناظر زراعت)

اعلان نکاح

مورخہ ۵ جولائی ۱۹۶۳ء کو میری بیٹی امۃ العزیز بیگ سلمہا اللہ تعالیٰ کا نکاح عزیزم چوہدری عبد اللطیف صاحب ولد مکرم ڈاکٹر فضل کریم صاحب آف ناروال سے مکرم مولوی عبد المجید صاحب قائم مقام امیر جماعت احمدیہ کراچی نے پانچ ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ تقریب رخصتانہ مورخہ ۱۱/۸/۶۳ کو عمل میں آئی۔ احباب کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بابرکت فرمائے۔ (مرزا احمد صدیق بیگ سینیٹری انسپکٹر ڈرگ روڈ کراچی)

نوٹ۔ مکرم مرزا صاحب نے اس خوشی میں ایک مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(مینیجر)

قسط نمبر ۲

جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام پاکستان میں مختلف مقامات پر
سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کامیاب جلسے

۳ اگست ۱۹۶۳ء کو مختلف مقامات پر سیرۃ النبیؐ کے جلسے ہوئے۔ ان میں بعض مقامات کی رپورٹوں کے خلاصے الفضل کی مختلف اشاعتوں میں شائع ہو چکے ہیں۔ ان کے علاوہ مندرجہ ذیل مقامات پر بھی کامیاب جلسے ہوئے۔

. . . . . جس میں جماعت احمدیہ کے افراد کے علاوہ غیراز جماعت احباب بھی شریک ہوئے علمائے سلسلہ نے آنحضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مناقب عالیہ اور اخلاق فاضلہ پر روشنی ڈالی ——— بھیرہ۔ چک ۳۵ جنوبی۔ چک ۲۶۷/۸۔ چک ۸۲/ج ب لاٹھیانوالہ ۱۹۲/ر ب چہور چک ۱۱۷ ۔ کریم نگر فارم۔ چک منگلہ۔ رحیم آباد۔ مڑھیالہ وڑائچ۔ بجوکہ۔ جوہر آباد گوکھووال چک ۱۲۱/ج ب۔ گھٹیالیاں۔ باٹھانوالہ (سیالکوٹ) چک ۱۶۱۔ بہادر نگر۔ علی پور (مظفر گڑھ) چک ۶/ج ب لائلپور۔ سمبڑیال۔ چوہڑکانہ منڈی۔ چک ۹۹ شمالی۔ چک ۲۷۶/ر ب۔ کمالی ڈیرہ گوجرہ۔ کوکھووال۔ منگلہ گجرات۔ چک ۱۲۱ کوکھووال۔ R.D۔ چک ۶/۱۱۔ بشیر آباد بہاولپور محمد آباد اسٹیٹ۔ چک ۸ ایم۔ بی۔ ملتان۔ حیدرآباد۔ منڈی بہاء الدین۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول پر ایک نظر

۱۸۹۸ ——— ۱۹۶۳

جیسا الفضل کی دو مختلف اشاعتوں (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو الفضل مورخہ ۷ اگست ۶۳ء) میں تفصیل کے ساتھ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اولڈ بوائز سابق اساتذہ کرام اور دیگر دلچسپی رکھنے والے اصحاب کی خدمت میں گذارش کی تھی کہ سکول ہذا کے ۶۵ سالہ کوائف کو کتابی شکل میں شائع کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس کتاب کا مواد زیر ترتیب ہے۔ بعض اصحاب نے اس اپیل پر توجہ فرمائی ہے۔ لیکن ابھی مزید تعاون کی ضرورت ہے۔ ایسے ممتاز اولڈ بوائز کے اسماء اور مختصر کوائف کی اشد ضرورت ہے۔ جنہیں نمایاں دینی۔ جماعتی۔ علمی۔ قومی یا ملکی خدمات سرانجام دینے کا موقع ملا ہے۔ یا جو اب بھی ایسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ (اولڈ بوائز کے باب میں۔ خدمت دین۔ تبلیغ۔ صحافت۔ تصنیف و تالیف۔ شاعری۔ طب۔ وکالت۔ انتظامیہ عدلیہ۔ فوج۔ تعلیم و تدریس۔ صنعت و حرفت۔ کھیل۔ وغیرہ کے تحت ممتاز طلبائے قدیم کا ذکر کیا جائے گا)۔ میں تمام اولڈ بوائز اور اساتذہ کرام سے ایک مرتبہ پھر اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے اذہان پر دباؤ ڈال کر ایسے اولڈ بوائز کے اسماء سے ضرور مطلع فرمائیں۔ کتاب کا یہ باب ابھی تک تشنۂ تکمیل ہے۔ امید ہے متعلقہ اصحاب ایسی معلومات ۳۱ اگست ۶۳ء تک پہنچا کر اس قومی منصوبے کو کامیاب بنانے میں مدد دیں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

منٹگمری میں تربیتی کلاس کا انعقاد

گذشتہ سال کی طرح امسال بھی مجلس خدام الاحمدیہ منٹگمری کے زیر انتظام تربیتی اور علمی کلاس جاری کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ چنانچہ مسجد احمدیہ منٹگمری میں پندرہ یوم (۲۰ جولائی تا ۳ اگست) کلاس جاری رہی۔ جس میں مختلف تربیتی اور علمی مسائل پر لیکچر ہوئے۔ مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ نے روزانہ ایک گھنٹہ لیکچر دیا۔ آپ نے جماعت احمدیہ کے عقائد پر تفصیلی روشنی ڈالی اور عام اعتراضات کے جوابات دئے اور مسئلہ وفات مسیح پر دلچسپ اور مفید نوٹس لکھوائے۔ اس دفعہ پروگرام میں تلاوت قرآن کریم کی مشق کروانا بھی شامل تھا۔ تاکہ نوجوان صحیح تلاوت کر سکیں۔ خدا تعالے کے فضل سے دس بارہ نوجوانوں نے باقاعدگی سے اس کلاس سے فائدہ اٹھایا۔ اللہ تعالے اسکے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ منٹگمری)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم ملک احسان الٰہی صاحب کا بچہ عرصہ سے بیمار ہے۔ بزرگان جماعت سے عزیز کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ملک عبد الرشید۔ ربوہ

۲۔ بندہ اکاؤنٹس اور بینکنگ کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے U.K جانے کی تیاری کر رہا ہے میرے لئے دعا فرمائی جائے کہ خدا تعالے ہر قسم روک دور فرمائے۔

(بشارت احمد ناصر لاڑکانہ)

۳۔ خاکسار عرصہ تین سال سے ایک مقدمہ کے سلسلے میں پریشان ہے۔ احباب کرام کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (مرزا محمد سرور چیچہ وطنی)

پروگرام سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ

۲۵-۲۶-۲۷ اکتوبر ۶۳ء

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ جو ۲۵-۲۶-۲۷ اکتوبر کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے کے پروگرام میں سے بعض باتیں وضاحت طلب ہیں۔ جن کے متعلق لجنات کی طرف سے استفسار آتے رہتے ہیں۔ ان کو بذریعہ الفضل شائع کروایا جا رہا ہے تاکہ تمام لجنات کو اطلاع ہو جائے

۱۔ چہل حدیث میں سے بیس احادیث زبانی یاد کرنی ہیں۔ یہ پہلی بیس احادیث مراد ہیں۔ اور احادیث مع ترجمہ یاد ہوں۔

۲۔ مضمون نگاری۔ تمام مضامین ۲۰ اکتوبر تک دفتر لجنہ اماء اللہ میں بھجوا دئے جائیں اور ہر مضمون پر صدر لجنہ مقامی کی تصدیق ہو کہ یہ اسی کا لکھا ہوا ہے۔

۳۔ لجنہ اماء اللہ کے اجتماع کے موقع پر ایک مختصر سا مشاعرہ ہوگا۔ جس میں صرف ایسی نظمیں پڑھنے کی اجازت ہوگی جو اخلاقی۔ مذہبی یا تربیتی ہوں گی۔ نیز شاعرہ خواتین سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ ناصرات الاحمدیہ کا ترانہ لکھیں اور اجتماع کے موقع پر پیش کریں۔ بہترین ترانہ لکھنے والی شاعرہ کو انعام بھی دیا جائے گا۔ لیکن تمام نظمیں۔ غزلیں وغیرہ اجتماع سے چند روز قبل صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو بھجوا دی جائیں۔

۴۔ سب سے ضروری امر یہ ہے کہ سالانہ رپورٹیں دس اکتوبر تک دفتر لجنہ میں پہنچ جائیں رپورٹوں کو پڑھنا اور پھر اول دوم سوم فیصلہ کرنے کے لئے خاص وقت چاہیئے

(سیکرٹری لجنہ)

ضروری اعلان برائے خواتین لجنہ اماء اللہ لاہور

لاہور کے تمام حلقہ جات کی عہدیداران کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ہمارا سالانہ اجتماع بطور ریہرسل ۸ ستمبر ۱۹۶۳ء بروز اتوار مسجد دار الذکر میں ۸½ بجے صبح منعقد ہوگا۔ تمام صدر صاحبات اور نگران ناصرات سے پُرزور التماس ہے کہ اجتماع کی تیاری شروع کر دیں۔ جس کے پروگرام کی کاپیاں انہیں جولائی کے شروع میں دے دی گئی تھیں۔ نیز یہ پروگرام ماہ جولائی کے رسالہ مصباح میں بھی چھپ چکا ہے

(۱) اس اجتماع میں ہر حلقہ کی ناصرات الاحمدیہ اپنا اپنا جھنڈا لے کر آئیں۔

(۲) حصہ لینے والیوں کے نام ۲۰ اگست تک دفتر لجنہ اماء اللہ لاہور۔ اندرون مسجد دار الذکر۔ گڑھی شاہو لاہور" کے پتہ پر ضرور بھیجدیں۔ اس تصریح کے ساتھ کہ وہ کس چیز میں حصہ لے رہی ہیں۔ اور تقریر وغیرہ کا عنوان کونسا پسند کیا ہے۔

(۳) اسی دن تربیتی کلاسز کی اور دیگر سندات اور انعامات تقسیم ہوں گے۔ انشاء اللہ

(۴) جو بہنیں آجکل لاہور سے باہر تشریف لے گئی ہیں۔ وہ بھی اجتماع کی تیاری کرتی رہیں

(انچارج دفتر لجنہ اماء اللہ برائے سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ لاہور)

داخلہ ایم ایس سی پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

دو سالہ از ۶۳/۱۰/۱۔ درخواستیں ۶۳/۹/۳۰ تک بنام ہیڈ آف دی سول انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ ویسٹ پاکستان یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹکنالوجی لاہور۔ فارم نقد ایک روپیہ میں یا پونے دو روپے کا پوسٹل آرڈر کراسڈ بنام رجسٹرار ارسال کر کے۔

شرط بی ایس سی سول انجینئرنگ

(پ۔ ر۔ ڈ ۶۳/۸/۷)

(ناظر تعلیم)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو پندرہ یوم کے اندر اندر ضروری تفصیل سے مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ قادیان۔)

نمبر ۱۳۳۷۱ ۔ میں فیروزہ بیگم زوجہ چوہدری منور علی صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۸/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں ہے منقولہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر ۸۰۰/- روپیہ جو بذمہ شوہر واجب الادا ہے (۲) ایک عدد گلوبند طلائی وزنی قریباً ایک تولہ قیمتی ۱۱۵/- روپے (۳) ایک عدد ٹیکہ طلائی وزنی تقریباً ۸ ماشہ قیمتی ۱۰۰/- روپے (۴) ایک جوڑی کانٹے طلائی وزنی ۹ ماشہ قیمتی ۸۰/- روپے (۵) ایک عدد انگوٹھی طلائی وزنی قریباً تین ماشہ ۳۰/- روپے کل منقولہ جائداد کی موجودہ قیمت (۱۱۰۵) گیارہ صد پانچ روپیہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اس کے علاوہ بھی اگر کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور میں اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتی رہوں گی میں کوشش کروں گی کہ اپنا حصہ جائداد اپنی زندگی میں ہی ادا کردوں میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۱/۸/۶۳

راقم وصیت فیض احمد گجراتی درویش۔ الامۃ فیروزہ بیگم (موصیہ) اہلیہ چوہدری منصور علی صاحب۔ گواہ شد چوہدری عبدالدین عاملی درویش موصی نمبر ۱۰۹۸۷۔ گواہ شد چوہدری منصور علی فوٹوگرافر درویش شوہر موصیہ گواہ شد محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر درویش قادیان موصی نمبر ۱۰۸۳۵ - (۱/۸/۶۳)

میری اہلیہ فیروزہ بیگم صاحبہ نے اپنی وصیت میں جو جائداد تحریر کی ہے میں اس کی تصدیق کرتا ہوں نیز ان کے حصہ جائداد کی ادائیگی کی ذمہ داری لیتا ہوں۔ العبد منصور علی فوٹوگرافر درویش قادیان شوہر موصیہ۔ گواہ شد چوہدری عبدالدین عامل درویش قادیان۔ گواہ شد محمد ابراہیم ہیڈ ماسٹر درویش قادیان ۱/۸/۶۳ -

نمبر ۱۳۳۶۶ ۔ میں بشریٰ بیگم زوجہ غلام نبی صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن قادیان ڈاک خانہ قادیان ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶/۷/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی آمد نہیں ہے میری اس وقت مندرجہ ذیل جائداد ہے (۱) کڑے طلائی وزنی ۳۰ گرام کانٹے و انگوٹھی طلائی وزنی ۲۴ گرام (۲) گلوبند طلائی وزنی ۱۲ گرام (۴) ٹیکہ طلائی وزنی ۷ گرام۔ جس کی کل قیمت موجودہ ریٹ کے مطابق ۸۰۰/- روپیہ ہے۔ حق مہر اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں جس سے مندرجہ بالا زیور بنوایا گیا تھا میں اس کل جائداد کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں نیز میری وفات پر میری جو بھی جائداد ثابت ہو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ۔ بشریٰ بیگم ۶/۷/۶۳

گواہ شد۔ خاوند موصیہ غلام نبی درویش قادیان

گواہ شد۔ قریشی محمد شفیع عابد موصی نمبر ۹۲۹۲ قادیان ۶/۷/۶۳ -

پاکستان ویسٹرن ریلوے

مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان ریلوے اور بحری ذرائع کے ذریعہ سامان کی براہ راست آمد و رفت

پاکستان کے دونوں حصوں کے مابین سامان کی آمد و رفت کے لئے بکنگ کا دائرہ وسیع کر دیا گیا ہے تاکہ زیادہ سٹیشن اور شامل ہو سکیں۔
پی ڈبلیو آر اور پی ای آر کے مندرجہ ذیل اسٹیشنوں سے درج ذیل اشیاء کی بکنگ ہو سکے گی۔
پی ڈبلیو آر، اور پی ای آر کے جن سٹیشنوں سے بکنگ ہو سکے گی اور جو اشیاء بھیجی جا سکیں گی ان کے ناموں کی مکمل فہرست نظر ثانی کے بعد ذیل میں دی جاتی ہے

۱- سٹیشن جن کے ذریعے اندرونی اور بیرونی بکنگ ہو سکے گی۔

(الف) پاکستان ویسٹرن ریلوے

بہاول پور۔ بہاول نگر۔ بنوں۔ بھکر۔ چشتیاں۔ چیچہ وطنی روڈ۔ فورٹ عباس۔ گجرات۔ گوجرانوالہ۔ گمبٹ۔ حیدرآباد۔ ہارون آباد۔ جلو۔ خان پور۔ خیر پور قصور۔ خانیوال۔ ہری پور ہزارہ۔ خیرآباد (کھٹڑ) خوش حال کوٹ۔ لاہور۔ لائل پور۔ لارنس پور۔ میانوالی۔ منڈی بورے والا۔ مردان۔ میر پور خاص۔ منٹگمری۔ ملتان شہر۔ اوکاڑہ۔ پشاور چھاؤنی۔ پشاور شہر۔ پپلاں۔ کوئٹہ۔ راہوالی۔ رحیم یار خاں۔ راولپنڈی۔ سرگودہا۔ سیالکوٹ۔ صادق آباد۔ شکارپور۔ سکھر بندر۔ سکھر داہ۔ اور وزیر آباد۔

(ب) پاکستان ایسٹرن ریلوے۔

بوگرہ۔ چاند پور۔ چاڈنگا۔ ڈھاکہ۔ دولت گنج۔ دھوم۔ دیناج پور۔ جیسور۔ میمن سنگھ۔ نرائن گنج۔ راج شاہی۔ رنگ پور۔ سنتاہار۔ سلہٹ۔ کومیلا شائستہ گنج۔ کھلنا۔ کشتیا۔ ایشردی۔ بھاؤب بازار۔ سردا روڈ۔ سید پور۔ اور فرید پور۔

۲- اشیاء جن کی بکنگ ہو سکتی ہے۔

(الف) مغربی پاکستان سے:-

بوٹ اور جوتے۔ آلات سامان جراحی اور سپورٹس کا سامان۔ دواٹیاں۔ سرسوں اور تورئیے کا تیل۔ ویجی ٹیبل آئل اور گھی خشک میوہ جات۔ روئی سوت کی مصنوعات۔ گرم مصالحے۔ تمباکو۔ رنگ، مہر اور اس کی سلیں۔ چکنا کرنے والے تیل آہنی اوزار۔ (دستی آلات اور چھوٹے ورکشاپ کے آلات) بجلی کا سامان۔ ٹیکسٹائل کے رنگ (کپڑا رنگنے کے رنگ) بلیک پوڈر۔ گلوکوز۔ بلیچنگ پوڈر تیل کے لیمپ سٹوو۔ تیل کے چولھے۔ لالٹین۔ گھاس کاٹنے کی مشین۔ قفل اور لوہے کے آلات۔ پرنٹنگ ٹائپ۔ چھپائی کا سامان۔ چھپائی کی مشینری۔ صابن ہر قسم۔ نشاستہ۔ ہر قسم کے بیج۔ گتہ۔ گتے کے ٹکڑے۔ شکن دار گتہ۔ صندوق اور کتابیں اور مطبوعات سٹیچ۔ رال۔ آٹرن پریس۔ بلکٹ سائیکل اور اس کے پرزے۔ فائر برکس۔ کسٹری۔ ٹائر اور ٹیوب۔ سرخ مرچ۔ تارپین کا تیل۔ کپڑا بننے کی مشینری اور اس کے فاضل پرزے۔ ربڑ کی مصنوعات ہر قسم اور مرغ بانی کا سامان ذیل کے مطابق:-
بچے نکالنے کی مشین اور انڈے بٹھانے والی مشین بغیر بجلی کے مشینری اور مشینی اوزار ہر قسم کی اونی مصنوعات۔ ہارڈویر۔ این او۔ سی پلاسٹک کا سامان اس کی مصنوعات یا غیر مصنوعہ۔ رنگ اور رنگ دینے مسالہ۔ ڈویژن اے اور بی پینٹ اور وارنش ڈویژن اے اور بی تیل کا سامان مٹی کا سامان یا پتھر کا سامان وسیلز۔ موٹر ٹریکٹر اور اس کے ضروری آلات سی او۔ این۔ جو تاپڑ ہانے کالب خام روئی جو کہ گانٹھوں ۵ ہزار ڈیٹ شکل میں ہو تالے قیمہ بنانے کی مشین۔ آئس کریم بنانے کی مشین۔ پھلوں کا جوس بنانے کی مشین۔

(ب) مشرقی پاکستان سے:-

ماچس۔ دالیں۔ چھالیہ۔ کاغذ اور سن کی مصنوعات ہلدی۔ رسیاں۔ دواٹیاں تمباکو۔ کھالیں اور چمڑا۔ سوتی ہیس گڈز۔ خشک سرخ مرچ۔ اخروٹ سموکنگ پائپ شیونگ بلیڈ۔ انڈے اور مرغیاں۔ چائے چاول اعلیٰ ٹاٹ کے تھیلے دیسی لکڑی کی ہنسیں

۳- خوردہ اشیاء کی بکنگ :- مندرجہ بالا تمام اشیاء ماسوائے سرسوں کا تیل۔ نباتاتی تیل اور گھی خوردہ اشیاء کی حیثیت میں بک کرائی جا سکیں گی۔ خوردہ اشیاء جو ریلوے اور بحری ذرائع سے آمد و رفت کی جائیں گی کا وزن اور حجم بالترتیب ۲۰ سیر اور ۵ مکعب فٹ ہوگا۔

۴- (۱) مغربی پاکستان کے بالائی علاقوں کے سٹیشنوں سے چٹاگانگ کے لئے اور مشرقی پاکستان کے بالائی علاقوں کے اسٹیشنوں سے کراچی کے لئے بکنگ ہو سکے گی۔
۲- اگر سکیم ہذا کی تجار طبقے کی طرف سے سرپرستی ہوئی تو اشیاء اور سٹیشنوں کی تعداد بڑھا دی جائے گی
۳- مزید تفصیلات کے لئے متعلقہ سٹیشن ماسٹر سے رجوع کریں۔

(چیف کمرشل منیجر)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

راولپنڈی ۱۷ اگست۔ رائے دہی کمیشن نے سفارش کی ہے کہ صدر اور قومی و صوبائی اسمبلیوں کے ارکان کے انتخابات بالغ رائے دہی کی بنیاد پر کرائے جائیں اور رائے دہندہ کی کم از کم عمر اکیس برس ہو۔ کمیشن کی رپورٹ وزیر قانون مسٹر خورشید احمد نے اسمبلی میں پیش کی جس کے بعد قومی اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے۔

• راولپنڈی ۱۷ اگست۔ قومی اسمبلی میں ایک تحریک التواء پر بحث کی اجازت دیئے جانے کے سلسلے میں بحث کے دوران زبردست ہنگامہ برپا ہو گیا ڈپٹی سپیکر نے نظم و ضبط قائم کرنے کی زبردست کوشش کی لیکن شور میں کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی حزب اختلاف نے حکومت پر الزام لگایا کہ اس نے یوم استقلال منانے کے سلسلہ میں شدید بے حسی کا ثبوت دیا ہے اور ۱۴ اگست کے بجائے ۲۷ اکتوبر کی اہمیت بڑھانا چاہتی ہے ایک رکن نے ۲۷ اکتوبر کو سیاہ ترین دن قرار دیا۔ ڈپٹی سپیکر نے حکومت کی بے حسی کے بارے میں ایک قرارداد پر فیصلہ سناتے ہوئے کہا کہ حکومت نے یوم استقلال کو قومی وقار اور شان و شوکت کے ساتھ منانے کے لئے تمام اقدامات نہیں کئے جو کئے جانے چاہیئے تھے۔

• پراگ ۱۷ اگست۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ کل صبح سکوپجے کے زلزلہ زدہ شہر میں بھونچال کا ایک اور شدید جھٹکا محسوس ہوا۔ یاد رہے جولائی میں اس شہر کا ۸۰ فی صد حصہ قیامت خیز زلزلے کی وجہ سے تباہ ہو گیا تھا۔ واشنگٹن کی رصدگاہ میں ایک شدید نوعیت کا زلزلہ ریکارڈ کیا گیا ہے جس کا مرکز پیرو اور ایکوڈیڈور کی مشترک سرحد ہے

ماسکو ریڈیو کے اعلان کے مطابق آج ماسکو کی رصدگاہ میں زلزلے کا ایک شدید جھٹکا ریکارڈ کیا گیا۔ جس کا مرکز جزیرہ ہانشو (جاپان) کا مشرقی حصہ ہے۔

• کراچی ۱۷ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ یوگوسلاویہ نے پاکستان کو پچاس لاکھ ڈالر قرض دینے کی پیش کش کی ہے تاکہ پاکستان اپنے تجارتی بیڑے کے جہازوں کی تعداد بڑھا سکے حکومت پاکستان اس پیش کش پر غور کر رہی ہے،

• کراچی ۱۷ اگست۔ باخبر حلقوں کی اطلاع کے مطابق مسٹر عبدالرشید علی شیر مارکے وزیر اعظم صومالیہ کے موجودہ دورہ پاکستان کی اثناء میں دونوں ملکوں میں ایک تجارتی معاہدہ ہونے کی توقع ہے جس کے مطابق دونوں ملک تجارتی امور میں ایک دوسرے سے ترجیحی سلوک کریں گے

• راولپنڈی ۱۷ اگست۔ قومی اسمبلی نے کل رات مہاجرین کی آبادکاری و معاوضہ کا ترمیمی بل منظور کیا۔ اس بل کی رو سے متروکہ دکانوں اور بنگلوں کے قابضین کو تین سال کی بجائے چھ سال تک بے دخل نہیں کیا جا سکے گا۔ بل کی تیسری خواندگی کے دوران تقریباً چھ ارکان نے بل اور حکومت کی بحالیاتی پالیسی پر کڑی نکتہ چینی کی۔

• رنگون ۱۷ اگست۔ بھارت کی طرف سے ہر روز اعلان کئے جا رہے ہیں کہ برما کی شمالی سرحد پر بے شمار چینی فوجیں جمع ہو رہی ہیں جس کی وجہ سے برما پر حملہ کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے آج برما کے سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ حکومت برما کو چینی فوج کے جمع ہونے کی کوئی اطلاع نہیں ملی۔

• ڈھاکہ ۱۷ اگست۔ پاکستان کے ایٹمی توانائی کے کمیشن کے چیئرمین ڈاکٹر عثمانی نے بتایا ہے کہ کراچی میں جو ایٹمی بجلی گھر تیار کیا جائے گا اس کا ڈیزائن کینیڈا کے ماہر تیار کریں گے یہ بجلی گھر ۱۹۶۸ء تک کام کرنے لگے گا اس کی استعداد کار ایک لاکھ بتیس ہزار کلوواٹ ہوگی۔

• چنڈی گڑھ ۱۷ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ بھارت کی مرکزی اور صوبائی وزارتوں میں آئندہ چند ہفتوں کے اندر اندر ڈرامائی تبدیلیاں ہوں گی یوپی کے وزیر سید علی ظہیر کو مرکزی کابینہ میں شامل کیا جائے گا۔ اور غالباً انہیں تعمیرات اور مکانات کا محکمہ دیا جائے گا۔

• لاہور ۱۷ اگست لیون کے بین الاقوامی ٹورنامنٹ میں پاکستان کی جو ہاکی ٹیم شرکت کرے گی اس کا کپتان۔ رائٹ ہاف غلام رسول کو مقرر کیا گیا ہے جو سرگودھا کی ایسوسی ایشن سے تعلق رکھتے ہیں۔

• بیروت ۱۷ اگست۔ بغداد ریڈیو کے ایک نشریہ کے مطابق عراق کے صدر عبدالسلام عارف اگلے ہفتے قاہرہ جائیں گے اور وہاں تین ملکوں پر مشتمل متحدہ عرب جمہوریہ کے قیام کے لئے صدر ناصر سے بات چیت کریں گے یہ امر قابل ذکر ہے کہ گزشتہ روز اخبار الجمہوریہ میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ صدر عارف فیڈریشن کو بچانے کی کوشش کریں گے اخبار نے لکھا ہے کہ مصر شام اور عراق کی مجوزہ فیڈریشن کا قیام ایک معجزہ سے کم نہ ہوگا یہ امر قابل ذکر ہے کہ یمن کے صدر سلال بھی کل قاہرہ پہنچے ہیں۔

• کراچی ۱۷ اگست۔ حکومت پاکستان نے بھارت کے نام ایک اور مراسلہ ارسال کیا ہے جس کے ذریعہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ بھارتی حکومت آسام اور تری پورہ سے جن مسلمانوں کو نکال رہی ہے ان کے معاملے کی تحقیقات کے لئے وزارتی سطح کی ایک مشترکہ کانفرنس بلائی جائے یاد رہے کہ حکومت پاکستان اس سے قبل بھی وزارتی سطح کی کانفرنس کے قیام کا مطالبہ کر چکی ہے لیکن بھارتی حکومت کی تجویز یہ ہے کہ یہ معاملہ سفارتی سطح پر طے کیا جائے۔

• لاہور ۱۷ اگست صومالیہ کے وزیر اعظم ڈاکٹر عبدالرشید علی شیر مارک نے کہا ہے کہ پاکستان اور صومالیہ بہت سی قدریں مشترک ہیں۔ دونوں ممالک اسلام پر یقین رکھتے ہیں۔ نوآبادیاتی نظام کے مخالف ہیں اور سمجھتے ہیں کہ عوام کو خود ارادیت کا حق حاصل ہونا چاہیئے۔ مہمان وزیر اعظم نے شالامار باغ لاہور کے شہریوں کی طرف سے دی گئی دعوت استقبالیہ میں صومالی زبان میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہر ملک کے باشندوں کو خود ارادیت کا حق حاصل ہونا چاہیئے تاکہ لوگ نوآبادیاتی نظام یا کسی دوسری قوم کی محکومیت کا نشانہ نہ ہو جائیں انہوں نے کہا کہ تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور اسلامی ممالک خواہ کتنے ہی فاصلہ پر ہوں اور خواہ کتنے ہی چھوٹے ہوں۔ وہ اخوت کے رشتہ میں منسلک ہیں۔ پاکستان کے ساتھ اسلامی رشتہ اخوت ہونے کی وجہ سے ہم اور پاکستان میں میرے ساتھی اپنے آپ کو اپنے ملک میں موجود سمجھتے ہیں۔

• کراچی ۱۷ اگست۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو نے صدر کینیڈی کے نام ایک تازہ خط میں پاکستان کو احمق اور ناقابل احترام ہمسایہ قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ بھارت ایسے ہمسایہ ممالک کے لئے کوئی قابل قدر جذبہ نہیں رکھتا جنہوں نے اس کی مشکلات سے فائدہ اٹھانے کی ناکام کوشش کی۔

• راولپنڈی ۱۷ اگست۔ وزیر قانون شیخ خورشید احمد نے اعلان کیا ہے کہ ملک میں عام انتخابات پروگرام کے مطابق ہوں گے اور اس سلسلے میں کوئی دیر نہیں ہونے دی جائے گی وہ آج قومی اسمبلی میں جناب قمر الزمان کی ایک تحریک استحقاق کی مخالفت کر رہے تھے انہوں نے یقین دلایا کہ ۱۹۶۵ء کا بجٹ نئی قومی اسمبلی منظور کرے گی۔

• لندن ۱۷ اگست۔ برطانیہ میں پاکستانی ہائی کمیشن کے اقتصادی مشیر جناب ایس جعفری نے اعلان کیا ہے کہ بیرونی ممالک میں برسرکار پاکستانیوں کے لئے اپنی آمدنی پاکستان منتقل کرنے کی سکیم یکم ستمبر سے نافذ کر دی جائے گی۔ اس سکیم کے تحت بیرونی ممالک میں مقیم پاکستانی اپنی بچت کو وطن بھیج کر بیس فیصد بونس بھی حاصل کر سکیں گے۔ پاکستان کی وزارت خارجہ اس سکیم کی تفصیلات مرتب کر رہی ہے۔

• کوئٹہ ۱۷ اگست۔ باخبر افغان حلقوں نے بتایا ہے کہ بلوچستان میں سرحدی حکام کو پاکستان اور افغانستان کے درمیان سفارتی اور تجارتی تعلقات کی بحالی کے معاہدہ پر عملدرآمد کرنے کی ہدایت نہیں کی گئی اس لئے افغانستان کا مال چمن اور کوئٹہ میں پڑا ہوا ہے۔

• نئی دہلی ۱۷ اگست۔ پنڈت جواہر لال نے کہا ہے کہ پاکستان کو جنگ نہ کرنے کے معاہدہ کی پیشکش کی تھی۔ وہ اب بھی برقرار ہے۔ اور بھارت کو کشمیر کا تنازعہ حل کرنے کے لئے کسی مصالحت کنندہ کی خدمات حاصل کرنے پر کوئی اعتراض نہیں

• واشنگٹن ۱۷ اگست۔ امریکی دفتر خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ جمہوریہ صومالیہ کو فوری طور پر دفاعی ہتھیار بھیجے جا رہے ہیں۔ بعد ازاں صومالیہ کو انجینئرنگ یونٹ قائم کرنے میں فنی اور مالی امداد دی جائے گی۔

• لاہور ۱۷ اگست مغربی پاکستان اسمبلی کی ری پبلکن پارٹی نے فوجداری قانون کے ترمیمی ایکٹ کے نفاذ کے طریق کار میں اس طرح تبدیلی کرنے کی تجویز پیش کی ہے تاکہ سول سروس کے ملازمین کے خلاف مقدمہ کی سماعت جرگوں میں نہ کی جا سکے۔

• سیالکوٹ ۱۷ اگست۔ حد متارکہ جنگ کے اس پار سے آمدہ اطلاع کے مطابق محاذ رائے شماری نے بھارتی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ چین کے خلاف جنگ کے لئے لداخ کو اڈہ نہ بنائے۔ محاذ نے کہا ہے کہ بھارتی فوجیں ان دنوں لداخ کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ جس کے باعث جنگ کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی مراجعت

(بقیہ صفحہ اول)

اور بعض تعلیمی اداروں جات کے سربراہ بھی موجود تھے۔ جب صاحبزادہ صاحب کی کار پہنچی تو احباب نے اہلاً و سہلاً و مرحبا اور نعرہ ہائے تکبیر سے آپ کا خیر مقدم کیا۔ سب سے پہلے مکرم حافظ عبدالسلام صاحب نے آپ کو خوش آمدید کہا اور آپ کے گلے میں ہار ڈالے۔ اس کے بعد دیگر احباب نے مصافحہ کیا اور ہار ڈالے۔ محترم صاحبزادہ صاحب اپنے اس دورہ کے دوران۔ بنکاک۔ ہانگ کانگ۔ سنگاپور۔ ملایا اور انڈونیشیا تشریف لے گئے۔ وہاں پر آپ نے احمدیہ مشنوں اور جماعتوں کا معائنہ فرمایا اور مبلغین کو تبلیغ کی وسعت اور احمدی دوستوں کی تربیت کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی۔ جہاں ابھی مشن قائم نہیں وہاں پر نئے مشنوں کے قیام کا جائزہ لیا۔

اگرچہ اس سفر کے دوران مسلسل کوفت کی وجہ سے آپ کی طبیعت کچھ ناساز ہو گئی تھی لیکن کل جب آپ طیارے سے اترے تو آپ نہایت خوش و خرم نظر آتے تھے۔

احباب کرام دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم محترم صاحبزادہ صاحب کی واپس تشریف آوری ہر لحاظ سے مبارک کرے اور اس دورہ کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ اور یہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں نمایاں ترقی کا باعث بنے۔